

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



# THE ALFAZL QADIAN

# الفضل

فی پرچہ اول  
 قادیان



جماعت احمدیہ کا مسٹر آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ یار نے جاری فرمایا

نمبر ۶ مورخہ ۳ اپریل ۱۹۲۸ء یوم شنبہ مطابق ۱۱ شوال ۱۳۴۶ھ جلد ۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## مجلس مشاورت کے نمائندوں کے لئے اعلان

مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے ہر ایک جماعت کے نمائندے لازمی طور پر آنے چاہئیں۔ نمائندگان کا انتخاب ان اصول اور طریقوں پر کیا جائے۔ جو زیر عنوان نمائندگان کے انتخاب کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ہدایات الفضل مورخہ ۹ مارچ میں شائع ہو چکے ہیں۔ نمائندگان کے نہ آنے سے مشوروں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور مجلس مشاورت کی غرض فوت ہوتی ہے۔ صوبہ پنجاب کے باہر کی جماعتیں یعنی جماعت ہائے بنگال۔ بہار اڑیسہ۔ آسام۔ بھارت۔ شمال مغربی اضلاع متحدہ۔ راجپوتانہ۔ سندھ۔ بمبئی۔ حیدرآباد دکن۔ بیسور۔ مدراس۔ بلوچستان۔ اور صوبہ سرحد خاص طور پر اس پر توجہ دیں۔

خاکستان پبلسٹی سیکرٹری مجلس مشاورت

## المنیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ یار کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ جناب مفتی محمد صادق صاحب ناظر امور غریبہ امرتسر ریفرمیٹری کے ڈورمینٹ میں شامل ہونے کے واسطے گئے تھے اور اب واپس آگئے ہیں۔ مولوی غلام رسول صاحب راجپوتی اور مولوی محمد یار صاحب مدرسہ چشمہ صنایع گوہرانوالہ گئے ہیں۔ جہاں شیعوں سے مناظرہ ہے۔ وہاں سے فراغت کے بعد مولوی غلام رسول صاحب پتاکوال صنایع جہلم اور صنایع سرگودھا کا دورہ کریں گے۔ اور مولوی محمد یار صاحب صنایع شیخوپورہ کا دورہ کریں گے۔

# اعلان

اخبار افضل  
 سے اعلان کیا گیا تھا۔  
 جولائی اگست یا ستمبر کے  
 کے سزا سے درس ہونا  
 جو اطلاعات اس وقت تک پہنچی ہیں۔ ان کی بنا پر حضرت  
 خلیفۃ المسیح ثانی ایڈیٹر الغزیر نے فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ  
 حضور بچائے جولائی کے ستمبر تک عام میں درس دیں گے۔ تمام  
 احباب مطلع رہیں۔ ڈاکٹر ریوسف علی پرائیویٹ سیکرٹری

# اجنباء احمدیہ

نہایت ہی موزوں اور بہت ہی انسب ہے۔ جناب فاتحہ صاحب  
 موصوفہ دینی خدمات۔ اخلاص و محبت۔ تقویٰ و دلہارت  
 کے لحاظ سے ہر طرح اعلیٰ اشان اور نہایت ذمہ دارانہ  
 کام کے اہل ہیں۔ جو ان کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور جناب موصوفہ  
 اس سعادت کے حاصل ہونے پر خدا تعالیٰ کے حضور جس قدر  
 شکر گزاری کا اظہار کریں۔ کم ہے نیز انہیں اپنے امام و مرطاع حضرت  
 خلیفۃ المسیح ثانی ایڈیٹر الغزیر کے کابھی نہایت ہی ممنون ہونا  
 چاہیے۔ جن کے طفیل انہیں یہ موقعہ نصیب ہوا ہے۔  
 احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ جناب فاطمہ صاحبہ  
 کو ہمیشہ از پیش دینی خدمات کے سر انجام دینے کی توفیق بخشے۔  
 اور ہر رنگ میں کامیابی عطا فرمائے۔

## ضروری اطلاع

مجھے اکثر دوستوں کے خطوط ہر ہفتہ برنگ  
 ملتے ہیں جن کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے  
 یہاں علاقہ ایران میں ہر ایک لفظ پر تین آنہ کا ٹکٹ لگتا ہے۔ اجنباء  
 برنگ خطوط نہ بھیجیں۔ والسلام  
 مرزا برکت علی احمدی (خادم جماعت احمدیہ عبادان)

## دعا و درخواست

۱۔ ایک ماہ سے بوجہ نفوس بیمار ہیں۔ ان کی  
 صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خدا تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔  
 ۲۔ میری اہلیہ کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت احمدیہ سے  
 دعا کی درخواست ہے۔ نذیر احمد خاں از قادیان آباد۔  
 ۳۔ تمام احمدی احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خاکسار  
 کی دینی اور دنیوی بہتری کے لئے دعا فرمائیں۔

## جے پور میں ایک اٹھنی مبلغ کے لیکچر!

۳۱ مارچ صبح پور سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔  
 مولوی عبدالرحیم صاحب نیر احمدی مبلغ نے جے پور کالج میں  
 حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور آپ کی تعلیم  
 پر ایک لیکچر کے ذریعہ دلچسپ اور مفید خیالات کا اظہار فرمایا۔  
 حاضرین کی تعداد جن میں شہر کے معززین شامل تھے۔ بہت کافی  
 تھی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے  
 مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ آپ ایک ایسے  
 عظیم الشان معلم اور حقیقی رہنما تھے۔ جس کی زمانہ کو ضرورت تھی  
 آپ کا لیکچر ہر طبقہ میں خاص طور پر مقبول ہوا۔ آپ کا دوسرا  
 لیکچر جو بذریعہ میجک لینٹرن دیا گیا۔ ایک کثیر جمع میں اسلامی  
 بنیادیت کے زیر اہتمام ہوا۔ آپ نے لندن اور مغربی افریقہ میں  
 اپنی تبلیغی سرگامی کے مناظر پیش کرنے کے بعد حاضرین کو نصیحت  
 فرمائی۔ کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام پر پورے  
 طور پر کاربند ہوں۔ اور اپنی تمام طاقت تعلیمی پہلو کو مسفید  
 کرنے پر خرچ کریں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ برائیوں سے تعلق  
 قائم کریں۔ اور برادران وطن کے ساتھ محبت و آشتی سے رہیں۔

## ۲۰ جون کے لیکچر کی تیاری نوٹ

۲۰ جون کے جلسہ کے لیکچر اردن کی اطلاع کے لئے اعلان  
 کیا جاتا ہے۔ کہ ان سب کے نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
 دنیا پر احسانات اور آپ کی پاکیزہ زندگی کے متعلق مطبوعہ  
 نوٹ ارسال کر دئے گئے ہیں۔ اور تیسرے مضمون یعنی آنحضرت صلعم  
 کی قربانیوں کے متعلق بھی نوٹ بہت جلد ارسال خدمت ہوں گے۔  
 دوستوں کو چاہئے کہ وہ ان سے مدد لیکر اپنے اپنے مضمون تیار فرمائیں  
 اور اگر کسی عزیز یا استاد کی ضرورت ہو تو اس سے اطلاع بخشی جائے  
 نیز جس صاحب کو سہ نوٹ نہ پہنچے ہوں۔ وہ فوراً ہمیں اطلاع  
 بخشیں۔ تا ان کو نوٹ بھیجے جائیں۔ لیکچر اردن کی تعداد بھی بہت  
 ہی کم ہمارے پاس پہنچی ہے۔ دوستوں کو چاہئے کہ وہ سب زور  
 سے تحریر کر کے کثرت سے لیکچر دینے والوں کے نام بھیجیں۔  
 فتح محمد سیکرٹری ترقی اسلام قادیان

## اعلان نکاح

۲۳ مارچ ۱۹۲۵ء بعد نماز جمعہ مولوی محمد الدین  
 صاحب واصل باقی نویس کھاریاں نے مولوی  
 فضل الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں کی صاحبزادی  
 ہاجرہ بیگم کا نکاح دو صد روپیہ حق مہر پر جو ہری فضل الہی صاحب  
 ساکن کھاریاں سے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ طرفین کے لئے اس نکاح کو  
 مبارک کرے۔ آمین۔ نعل فاطمہ بیگم سیکرٹری انجمن احمدیہ کھاریاں  
 برادر حشمت اللہ صاحب احمدی پوسٹ کلرک کالک انبالہ  
 لاہور دو روپے اپنے ہاں فرزند تولد ہونے کی خوشی میں غریب خند  
 کے لئے بھیجتے ہیں۔ اور احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ دعا کی  
 جائے۔ بچہ صاحب نصیب نیک چلے۔ فرما ہر خادم دین ہو۔  
 ۲۔ ۱۷ رمضان عاجز کو خدا نے فرزند ارجمند عطا فرمایا احباب  
 دعا کریں خدا تعالیٰ فادم دین بنائے۔ عاجز یہ غلام احمد سونگھو  
 ۳۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو دوسرا فرزند عطا فرمایا۔  
 احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کو فادم اسلام و الدین کے لئے صدقہ  
 جاریہ بنائے۔ خاکسار محمد یار مبلغ قادیان  
 ۴۔ اللہ تعالیٰ نے ۱۸ مارچ دو سرفرزند عطا فرمایا۔  
 احمدی احباب اس کی روحانی و جسمانی بیماریوں کی صحت کی ادراست  
 خادمین اور عہدہ رازی کی دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالعزیز انکو

# اعلان

معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض مقامات میں طاعون کی بہت  
 شدت ہے۔ پس ایسے مقامات سے لوگوں کو مشورت میں نہیں  
 آنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جمیع مہلکات طاعون کو ہے۔ وہاں سے  
 لوگ آسکتے ہیں۔  
 ذوالفقار علی خاں ناظر اعلیٰ قادیان

## احمدی مشن لندن کا نیا انچارج

یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ جناب خاں  
 صاحب نشی فرزند علی صاحب جو عنقریب اپنی ملازمت سے سبکدوش  
 ہونے والے ہیں۔ احمدی مشن لندن کے انچارج کی حیثیت سے  
 ولایت کیجئے جانے والے ہیں۔ جناب آپ جناب مولوی عبدالرحیم  
 صاحب دروایم۔ اسے کو فارغ کر کے ان کی جگہ کام کریں گے۔  
 امید ہے۔ کہ جناب خاں صاحب موصوفہ اپریل میں ہی روانہ  
 ہو جائیں گے۔  
 جمال نسفا نسفا اندازہ اور امید کا تعلق ہے۔ یہ انتہائی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الفضل

جلد ۱۵

قادیان دارالامان مورخہ ۳۱ اپریل ۱۹۳۸ء

نمبر ۸

# احمدی شہیدوں میں ایک اور کا اضافہ

دنیا فانی ہے۔ ہر انسان جو پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ ہر چیز جو عالم وجود میں آتی ہے۔ ایک عرصہ کے بعد فنا ہو جاتی ہے۔ خالق ارض و سما نے ہر مخلوق کا انجام مکمل عین علیہا خالق کے مشقہ جملہ میں صاف طور پر بیان فرمادیا ہے۔ مگر دیکھا جاتا ہے۔ کہ ہر ذی عقل انسان کے دل میں یہ جذبہ موجود ہے۔ کہ اس کو بقائے دوام حاصل ہو اور وہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہے۔

اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت میں ترقی کرنے اور ہمیشہ کی زندگی پانے کی خواہش اور تڑپ رکھی ہے۔ تو کیا اس نے کوئی ایسا راستہ نہیں بتایا۔ جس پر چل کر انسان اس مقصد کو حاصل کر سکے؟

قرآن کریم ایک جامع کتاب اور مفصل شریعت ہے۔ وہ ترقی کی ان تمام شاہ راہوں پر بھی حاوی ہے۔ جنہیں کوئی انسانی دماغ دریافت نہیں کر سکتا۔ اس نے انسان کے لئے لامحدود ترقی کے راستے کھول دیئے ہیں۔ جن پر چل کر ایک غریب بے کس اور بے بس انسان جسے دنیا داروں کی نظر میں کوئی عزت و توقیر حاصل نہیں ہوتی۔ وہ مقام اور وہ رتبہ حاصل کر سکتا ہے جس کے آگے تمام دنیا کی حکومت اور مال و زر و بیج ہے۔ اور جو تمام جہان کے زر و جواہرات اور خزانے صرف کرنے پر بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ فاما من یشفق الناس فیہم لکن فی الارض۔ یہ بظاہر ایک چھوٹا سا جملہ ہے۔ مگر اپنے اندر ایسے حقائق رکھتا ہے۔ اور ایسی پاکیزہ تعلیم اس میں دی گئی ہے۔ کہ اس پر عمل کر کے ایک کمزور اور ناتوان انسان بھی خدا تعالیٰ کے حضور شاہنشاہوں سے بلند رتبہ حاصل کر سکتا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ جو انسان اپنے وجود کو خلق خدا کے لئے نفع رسا بناتا ہے۔ وہ صفحہ زمین پر ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتا ہے۔ ایک مدت زندہ رہنے کے بعد یہ شک اس کا جسم خاک کی ہزاروں من

سٹی کے نیچے دبا دیا جاتا ہے۔ مگر وہ پھر بھی نہیں مرنے۔ اس کی یاد دلوں کو تڑپا دیتی ہے۔ اس کی زندگی کا ہر ایک واقعہ دنیا کے گم کردہ راہ مسافروں کے لئے مشعل ہدایت کا کام دیتا ہے۔ وہ نہ صرف خود حیات جاودان حاصل کر لیتا ہے۔ بلکہ دوسروں کے لئے بھی ابدی زندگی کے حصول کے لئے خضر راہ ہوتا ہے اور دنیا اس کے ذریعہ حقیقی زندگی حاصل کرتی ہے؟

دیکھو وہ سید ولد آدم جو خیر البشر اور رحمتہ للعالمین ہو کر دنیا میں آیا۔ ایک محدود عرصہ رہ کر دنیا کی مادی آنکھوں سے چل ہو گیا۔ مگر ان لوگوں سے پوچھو۔ جن تک اس کے نور کی کوئی باریک سے باریک شعاع بھی پہنچی ہے۔ کہ ان کو وہ اب بھی زندہ نظر آ رہا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے فیوض اور برکات سے بہرہ اندوز ہو رہے ہیں؟

پھر صحابہ کرام کی زندگیوں پر نظر ڈالو۔ صاف معلوم ہو گیا کہ انہوں نے اس قرآنی تعلیم پر عمل کر کے کیا کچھ حاصل کیا۔ غور کرو۔ وہ کیا چیز تھی۔ جس نے عرب کے جمادات میں زندگی تک پہنچنے ہوئے لوگوں کو دائمی زندگی بخش دی۔ اور ان کو لازوال شہرت عطا کر دی پھر وہ کیا بات تھی۔ جس کی وجہ سے وہ لوگ جو اپنی زندگیوں میں نان مشینہ تک کے لئے محتاج تھے۔ جو اپنے جسم اور روح کے شتہ کے قیام کے لئے اوسے ادنیٰ مزہ دریاں اور سخت سے سخت مشقتیں کرتے تھے۔ جن کی غربت کا یہ عالم تھا۔ کہ جسم پر سنز پوشی کے لئے چمچھڑوں کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا۔ آج ہیں اس بلند مقام پر نظر آتے ہیں۔ کہ خود خداوند عالم کی بارگاہ سے ان کو رضی اللہ عنہم در موعنہ کا معزز خطاب عطا ہوتا ہے۔ ان کو وہ قبولیت دی جاتی ہے۔ کہ بڑے بڑے بادشاہ ان کا نام سن کر تعظیماً اپنے تختوں سے نیچے اتر آتے ہیں۔ اور آج ایک عالم ان کے نام پر فخر کرتا اور اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرنے کو دنیا میں سب سے بڑی عزت سمجھتا ہے؟

یہ رتبہ اور یہ شان انہوں نے اپنے آپ کو خلق خدا خدمت کے لئے وقف کر دینے سے حاصل کی۔ انہوں نے اپنے آرام و آسائش کو چھوڑ کر اپنی ذات کو بھی فراموش کر کے خدا تعالیٰ کی مخلوق کی بھلائی اور بہتری کے سے ہر ممکن کوشش کی۔ انہوں نے حق و صداقت کے لئے اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھا اور جہاد فی سبیل اللہ کو اپنی زندگی کا مقصد اولیٰ قرار دیا۔ اپنی جان کی فکر۔ مال و دولت اور آرام و آسائش کی محبت۔ بیوی بچوں کی الفت۔ اور وطن و ملک سے پیار اشاعت اسلام کے راستہ میں ان کے لئے کبھی روک کا موجب نہ ہوا۔ انہوں نے ملت بیضاً کی خدمت میں اپنا سب کچھ لٹا دیا اور اپنی جان تک دے دینا سعادت دارین یقین کیا۔ اور اس یقین کو عمل سے ثابت کر کے دکھا دیا۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گئے۔ انہوں نے ابدی زندگی حاصل کی؟

اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے آخرین منہم کا صداق بنانے کے لئے حضرت سیح سوعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایسے موقعے پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ ایک سعادت مند اور خوش نصیب انسان ابدی زندگی حاصل کر سکتا ہے۔ اور ہم بڑے فخر اور خوشی کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہماری جماعت میں ایسی مثالیں موجود ہیں۔ جنہوں نے اپنا سب کچھ چھوڑ کر جان عزیز بھی جہان آفرین کے سپرد کر کے ابدی زندگی حاصل کر لی۔ حضرت کابل کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ پھر مولوی عبید اللہ صاحب کی شہادت ابھی کل کی بات ہے آج ان شہیدوں میں شہزادہ عبدالمجید خاں صاحب مرحوم لدھیانوی مبلغ ایران کی شہادت کا اضافہ ہو گیا۔

شہزادہ صاحب کی شان میں حضرت امام جماعت احمدیہ امید اللہ تعالیٰ جو کچھ اپنے خطبہ جہد مندرجہ گذشتہ پرچہ میں فرمایا ہے۔ وہ ان کی انتہائی خوش بختی اور سعادت مندی کا کافی سے بڑھکر ثبوت ہے۔ ہم اگر بیسیوں صفحات بھی شہزادہ صاحب کی مدح برائی میں پُر کریں۔ تو وہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ جو چند فقروں میں حضرت اقدس نے فرمایا ہے۔ مگر ہم بھی اپنی عقیدت مندی اور اخلاص گیشی کے چند بھول ان پر نچھاور کرنا چاہتے ہیں؟

انسان خواہ سو سال بے۔ یا ہزار سال۔ آخر اس کے لئے موت ہے۔ لیکن کیا ہی مبارک اور کتنی قابل رشک وہ موت ہے جو اس محبوب کی رضا جوئی کی کوشش کرتے ہوئے آئے۔ اور اس یار کے کوچے میں آئے۔ جس کے متعلق ایک شاعر نے کیا ہی صحیح کہا ہے۔

# ہندوہم میں عورتوں کے حقوق

آریہ سماج زمانہ کی رفتار سے مجبور ہو کر اور اپنے دھرم خاستروں کو موجودہ دور تمدن میں ناقابل عمل سمجھ کر اسلامی تعلیم کی طرف نہایت سرعت سے آ رہی ہے۔ اور اسلام کی خوبیوں کا عملی طور پر اعتراف کر رہی ہے۔ نکاح بیوگان، طلاق، نقد ازدواج وغیرہ ایسے امور ہیں جن کے متعلق ہندو سماج اپنے مذہبی قوانین اور سوئی دینا صاحب کی تعلیم کو پس پشت ڈال کر اسلامی احکام پر عمل پیرا ہو چکی ہے۔ اب اس نے ایک اور قدم اٹھایا ہے جس کا ذکر آریہ اخبار ملاپ ۲۶ مارچ یوں کرتا ہے:-

”دہلی میں ستر ستر ہندی نئیڈو کی صدارت میں شری میت ایم آر جیا کر مبر اسمبلی کا ایک لیکچر ہوا جس میں آپ نے فرمایا کہ عورتوں کو جائداد کے ویسے ہی مکمل حقوق ملنے چاہئیں جیسے ان کو دیگر زمانہ میں حاصل تھے“

ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں نے عورتوں کے حقوق کے متعلق بھی اسلامی تعلیم کی بڑی کامیابی کا اعتراف کر لیا ہے اور ان کو حقوق خیمے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔

باقی رہا یہ کہ ان کو وہ حقوق ملنے چاہئیں جو دیگر دھرم میں ان کو حاصل تھے۔ محض ایک مخالف ہے۔ ویدک دھرم میں عورتوں کے لئے کوئی حقوق نہیں۔ بھلا جس مذہب میں محض لڑکیاں پیدا ہونے کی بنا پر نیوگ کرانے کا حکم دیا گیا ہو۔ اس میں عورت کے حقوق ہی کیا ہو سکتے ہیں؟ یہ یقیناً اسلام کی ہی خوبی ہے کہ اس نے عورتوں کو جائداد میں بھی حقوق عطا کئے ہیں۔ اور ہندوؤں کی یہ بیداری دراصل اسلامی تعلیم کے ہی اثر سے ہے۔

# اچھوت امھار کی حقیقت

”شردھانند اچھوت ادھار منڈل کے اقتدار کی تقریب پر ۲۵ مارچ کو لاہور میں پٹنٹ مالوی جی نے ادا کیا تقریر کرتے ہوئے لالہ لاجپت رائے صاحب نے کہا:-

”ہم اچھوتوں کا صرف ادھار کرتے ہیں ہم کبھی کسی شخص کو مجبور نہیں کرتے کہ وہ اپنا مذہب تبدیل کرے“

لالہ جی کے اس بیان کی تائید پٹنٹ مالوی جی نے بھی کی مگر اسی مجلس میں ایک سکھ سردار کرنا سنگھ نامی نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:- ”میں اس حقیقت کو دلائل اور براہین کی روشنی میں ثابت کر سکتا ہوں کہ لالہ لاجپت رائے نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل جھوٹ ہے۔ میں واقعات پیش کر سکتا ہوں جن سے یہ پتہ چلے گا کہ اچھوتوں کو زبردستی ہندو بنانے کی کوشش جاری ہیں۔ متعدد مقامات پر مذہبی سکول کے کسب زبردستی کٹوائے گئے اور انہیں بالجوہر ہندو بنایا گیا (انقلابی پارچ)

مگر ہمارے لئے مشکل راہ بن گئے۔ وہ اپنے امام علیہ السلام کے حکم اور ارشاد پر پروانہ دار قربان ہو گئے۔ مگر ہمیں بتا گئے کہ اپنے راہنما کے ماتھے پر ماتھ رکھ کر بیعت کرنے کا حقیقی مفہوم کیلئے۔ خدا تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں ان پر کہ زندگی میں بھی وہ اپنے قول و فعل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہترین پیروؤں میں سے ایک تھے۔ اور فوت ہو کر بھی انہوں نے جماعت احمدیہ کے لئے قابل فخر اور لائق تقلید مثال قائم کر دی

ہماری جماعت کو ان شہدا پر فخر اور ناز کرنے کا جواز حق حاصل ہے۔ اور اس وقت روئے زمین پر جماعت احمدیہ ہی کا جو یہ کہہ سکتی ہے۔ کہ اس زمانہ میں دین حنیف کی خدمت کرتے ہوئے مرتبہ شہادت پانے والے صرف اسی کے افراد ہیں۔ اور وہی یہ سعادت حاصل کر رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ اس پر اپنے شہیدوں کی قدر و منزلت کا جو فرض عائد ہوتا ہے۔ وہ بھی معمولی نہیں۔ اور اس کے ادا کرنے میں ذرا سی کوتاہی اور غفلت بھی بہت خطرناک اور تباہ کن نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ پس ہماری جماعت کے ہر ایک فرد کو خوب بھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ کہ اگر ہمارے شہیدوں کی شہادت کا ہر ایک واقعہ ہمارے اندر ہی روح اور نئی زندگی نہیں پیدا کرتا۔ ہمیں بیش از بیش فداکاری اور جانتا رہنا کا سبق نہیں دیتا۔ اور اشاعت اسلام کے مقابلہ میں دنیا اور مافیہا کو ہماری نظروں میں نہ رکھیں قرار دے دیتا۔ تو ہم نے کچھ نہ حاصل کیا۔ اور نہ صرف کچھ حاصل نہ کیا۔ بلکہ شہیدوں کی شہادت کو رائیگاں جانے دیا۔

یاد رکھو۔ شہیدوں کی شہادت جہاں فائدہ اٹھانے والی قوموں کو بام رضعت پر پہنچانے کا موجب ہوتی ہے۔ وہاں بے قدری کرنے والوں کو سخت الشری میں بھی دکھیل دیتا اور غضب الہی کا سوا و بنا دیتی ہے۔ پس جہاں ہمیں دھڑکتے ہوئے دل۔ اترے ہوئے چہرہ اور ڈر ڈر بانی ہوئی آنکھوں کے ساتھ اپنے کسی پیارے اور محبوب بھائی کی شہادت کی خبر پہنچتی ہے وہاں مضبوط طرارہ۔ قوی دل اور جاں نثاری کی روح کا بھی ثبوت دینا چاہیے۔ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔ اور ہمیں اپنے شہدا کے حقیقی اور صحیح معنوں میں قدر دان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

۱۰۔ ہم تو پہلے ہی اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ہندو دوسرے لوگوں کو اپنے مذہب میں داخل کرنے کیلئے نامناسب و ناجائز طریق اختیار کرتے ہیں۔ اب سردار کرنا سنگھ صاحب کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے سکھ بھائیوں کو بھی تجربے سے ہندوؤں سے یہ شکایت پیدا ہو چکی ہے۔ اس کے متعلق قابل غور امر یہ ہے۔ کہ جب سکھوں پر بھی زبردستی کرنے سے

جان دی۔ دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے۔ کہ حق ادا نہ ہوا۔ سان کو جان کس نے دی۔ اسی خدا نے جو ایک نہ ایک ناپس لے لیتا ہے۔ مگر کیا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان خود اپنی جان پیش کر دیتا ہے۔ اور زندگی میں ہی خدا کے لئے اپنے اوپر موت وار دکر لیتا ہے۔

شاہزادہ عبدالحمید خاں صاحب مرحوم انہی لوگوں میں سے تھے۔ وہ جس وقت دنیا میں چلتے پھرتے۔ کھاتے پیتے اٹھتے بیٹھتے۔ اس وقت بھی دنیا سے کٹ کر صرف خدا کے ہو چکے تھے۔ اور جو کچھ کرتے۔ محض اس لئے کرتے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس کے کرنے کا حکم دیا ہے۔ یا اس طرح خدا تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی حاصل ہو سکتی ہے۔

وہ اپنی اس آخری عمر میں جبکہ انسان قدر تا در سروں کی امداد کا محتاج ہوتا ہے۔ اپنے پیارے وطن۔ اپنی جوان اولاد۔ اپنے عزیز رشتہ دار چھوڑ چھا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آستانہ مبارک پر آ بیٹھے۔ اور اگرچہ ان کے لئے دنیا کے تمام محبوب ترین مشغلوں میں سے یہ محبوب تر مشغلہ تھا۔ لیکن جب ایک دفعہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔ تو انہوں نے باوجود پیرانہ سالی کے جوانوں سے بڑھ کر بہت دکھائی۔ اور اپنے ذاتی خرچ پر حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد کے ماتحت دنیا کے ہر ایک کونے میں جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ آخر خدا تعالیٰ نے ان کو اس خدمت کا سونپنا بخشا اور اعلیٰ درجہ کے فارسی دان ہونے کی وجہ سے انہیں ایران بھیجا گیا جہاں انہوں نے اپنی ہمیشہ کی آرا مگاہ پائی۔

ہمارے لئے اس دنیا میں ان کی ہمیشہ کے لئے جہاں ایک سخت صدمہ ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے دل محزون اور آنکھیں رشک بار ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم ان کے قابل رشک انجام پر خوش تھی ہیں۔ اور خواہش رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں بھی ایسی ہی سعادت کے حصول کی توفیق بخشے۔ اور ہمارا خاتمہ بھی اسی طرح بالآخر ہو۔

شاہزادہ صاحب مرحوم اپنے مقصد کو پا گئے۔ گوہلے درمیان سے اپنی جگہ خالی کر گئے۔ لیکن ساہی نہیں بتا گئے۔ کہ ابدی زندگی حاصل کرنے اور نیک انجام تک پہنچنے کا کیا طریق ہے۔ وہ خود غفلت اور خدمت دین میں ہمیں کی طرح گھبل گئے جہاں تک ان کی توجہ تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خطبہ عید

## حقیقی عید کی عینیت سے

### حضرت مسیح موعود کے اہامات ٹھہرنے کی تحریک

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی امیرہ المدینہ منورہ العزیزہ

(فرمودہ ۲۴ مارچ ۱۹۲۸ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کے دنوں کے متعلق فرمایا ہے۔

### کھانے پینے کے دن

ہیں۔ اور ایک عید کے متعلق جو موجودہ عید ہے۔ آپ کی سنت تھی۔ کچھ سے کچھ کرنا زکے لئے چلتے تھے۔ اور دوسری عید کے متعلق آپ کی یہ سنت تھی۔ کہ نماز کے بعد قربانی کا گوشت جب تک استعمال کے قابل نہ ہو جاتا۔ آپ پسند نہ کرتے۔ کہ اس وقت تک کچھ کھایا جائے۔

### قربانی کی خوشی

اسی وقت پورے طور پر ہو سکتی ہے۔ جب انسان خود اس کا گوشت استعمال کرے۔ وہ روزہ نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ قربانی کی خوشی کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے قربانی کا گوشت استعمال کرنے کے لئے وقف ہوتا تھا۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ وہ روزہ ہے۔ مگر روزہ نہیں۔ اس وقت تک کھانے سے رکتا اس لئے نہیں۔ کہ روزہ ہے۔ بلکہ اس لئے ہے کہ اس دن جو خاص کھانا طیار کیا گیا ہے۔ وہ کھایا جائے۔

### تو عید کی ایک خصوصیت

یہ ہے۔ کہ اس دن لوگ کھاتے پیتے ہیں۔ اور ساری دنیا میں یہ ہوتا ہے۔ جہاں میں ہوتے ہیں۔ وہاں کھانے پکائے جاتے ہیں۔ یورپ میں بھی رواج ہے۔ جیسے بڑا دن ہے اس کے لئے خاص کھانے مقرر ہوتے ہیں۔ ایک مرفاجہ ٹرکی کہا جاتا ہے خصوصیت سے

اس دن پکایا جاتا ہے۔ یا کسٹس پڑناک ہوتے ہیں۔ خاص کم کی مٹھائی اور کھانے ہوتے ہیں تو ہنگ میں ایسے موقعوں پر خاص کھانے تیار کئے جاتے ہیں۔ اور یہ

### عید کی ایک علامت

رکھی گئی ہے۔ قرآن کریم سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ بے شک کھانا عید کی علامت ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بتایا ہے۔ کہ

### عید میں دوستی کی

ہوتی ہے۔ ایک عید ناقص ہوتی ہے۔ جو ہمارے اپنے پکائے ہوئے کھانے کھانے سے ہو جاتی ہے۔ لیکن ایک عید کامل ہوتی ہے۔ اس حد تک حضور خطبہ فرما چکے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بلغ میں جس درخت کے نیچے کھڑے ہو کر خطبہ بیان کر رہے تھے۔ اس پر گئے ہوئے شہد کے چھتے کی کہیاں کسی وجہ سے شتقل ہو کر اڑنے لگیں۔ اس وجہ سے جگہ بدلنی پڑی۔ اور آخر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مجمع سمیت بلغ کی مغربی سمت کے کھیتوں میں تشریف لے گئے۔ جہاں کچھ دیر دھوئیں کے ذریعہ کھیتوں کے اڑانے میں لگی۔ اور پھر حضور نے خطبہ شروع کرتے ہوئے فرمایا۔

### مومن کے لئے ہر چیز میں سنتی

ہوا کرتا ہے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ کی کائنات کھلی ہوئی کتاب ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کی پہلی سورۃ کا نام فاتحہ رکھا گیا ہے۔ اس سے اس طرف اشارہ ہے۔ کہ مومن کے لئے ہر بات کھلی ہوئی ہے کئی لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب اچھے آئے۔ کہ طاعون پڑنے لگ گئی لہذا عذاب آگیا۔

### آج کی مکھیوں سے

بھی ایک نکتہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ مکھیاں جو شہد لاتی ہیں۔ ان کو خدا نے ڈنک بھی دیا ہے۔ اور شہد کو خدا تعالیٰ نے اپنے کام سے تشبیہ دی ہے۔ اس لئے نبی بھی شہد لاتے ہیں۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کو ڈنک دیا ہے۔ تو انبیا کو کیوں نہیں دیا۔ شہد کی ایک بول قرآن کریم کی ایک آیت سے کوئی نسبت نہیں رکھتی۔ جب اس کے لئے خدا تعالیٰ نے حفاظت کا سامان کیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ نبی کے لئے ہونے کا کام کے لئے نہ ہو۔ نبی کی بعثت پر دنیا میں تباہیاں اور بربادیاں اسی لئے آتی ہیں۔ کہ جو لوگ نبی کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے شر سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ میں نے بتایا تھا۔ کہ کھانے پینے کے دن عید کہلاتے ہیں مگر قرآن کریم نے بتایا ہے۔ کہ حقیقی عید یہ نہیں جو کھانے پینے سے منائی جاتی ہے۔

### حقیقی عید

وہ ہے۔ جو سورہ مائدہ میں بیان ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے یہ دعائیں نازل فرمائی ہیں۔

قال عیسیٰ ابن مریم اللہم انزل علی صابینا وہ من السماء فکون لنا عیداً الاوفیٰ واخیرنا وایة منک۔ وامنرقتا وانت اللہ ربینا

عیسیٰ ابن مریم نے کہا۔ اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے مائدہ نازل کر۔ تاکہ ہمارے پہلوں کے لئے بھی اور چپلوں کے بھی عید ہو۔

اس سے حضرت عیسیٰ کی یہ مراد نہیں۔ کہ میری جماعت پہلوں کے لئے بھی عید ہو۔ اور آخری لوگوں کے لئے بھی۔ اور درخت لوگ سعادت میں رہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا۔ کون کہتا ہے۔ کہ میرا لڑا بیٹا بھی آرام میں رہے۔ اور چھوٹا بھی۔ لیکن درخت دکھ میں رہے۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و سلم نے یہ دعا کی ہے۔ کہ میری پہلی بعثت میں بھی عید ہو۔ اور جب دوسری بعثت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رنگ میں ہوں اس وقت بھی عید ہو۔ پس انہوں نے عید کہا۔ اور لہذا میں اپنی امت سمیٹنے اور اخیرت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے لئے دعائیں تھی۔ چونکہ انہوں نے اپنی قوم کے لئے جو دعائیں تھی۔ اس سے مراد یہ تھی۔ کہ ایسے سامان ہوں۔ جن سے اس کا دولت بڑھ جائے۔ آرام و آسائش کے سامان حاصل ہو جائیں اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کا اگر قدر نہ کر دے۔ تو عذاب بھی نازل ہوگا۔ مگر ہمارے لئے

### عذاب کا خطرہ

نہیں ہے۔ کیونکہ اس دعا میں ہم نے کچھ نہیں مانگا۔ آپ ہی آپ ہمارے لئے دعا کی گئی ہے۔ پس ہمارے لئے مائدہ کا وعدہ تو ہے مگر عذاب کا نہیں۔ اس وجہ سے ہماری عید حضرت مسیح موعود کی عید سے زیادہ کامل اور مکمل ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جماعت کے لوگوں نے ابھی تک اس کی پوری پوری قدر نہیں کی۔ اور بہت کم ہیں۔ جو اس مائدہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل ہوا۔ اور جو خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ ثابت شدہ بات ہے۔ کہ

### سچی خوشی سچی امید سے

پیدا ہوتی ہے۔ یقین کو دل سے نکال دو۔ ہر وقت دوزخ میں انسان رہے گا۔ امید کو نکال دو۔ کبھی خوشی نہ حاصل ہو سکیگی۔ کیونکہ خوشی اور یقین سے حاصل ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ چھوٹے بچے بھی اسی سے خوشی پاتے ہیں۔ میں نے کسی جگہ پڑھا ہے۔ ایک عورت اور اس کا چھوٹا سا بچہ تھا۔ عورت بیمار ہوئی اور مکان کے اندر مر گئی۔ جب دیکھا اس کا دروازہ نہ کھلا۔ تو ہمسایوں نے دروازہ توڑ کر کھولا۔ اور دیکھا کہ ماں مری ہوئی ہے۔ اور بچہ اس سے کھیل رہا ہے۔ چونکہ بچہ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

من تھا کہ اس کی ماں زندہ ہے۔ اس لئے اس سے کہیں ما  
 لاء اس کا یہ یقین جو تھا تھا جب  
 ۱۔ بھونکی امید اور یقین  
 انسان کے لئے خوشی اور مسرت پیدا کرتا ہے۔ توجہ  
 یقین ہو۔ کہ دنیا میں غالب ہونگا۔ خدا تعالیٰ نے  
 لئے برکات رکھی ہیں۔ وہ کبھی غمزدہ نہیں ہو سکتا۔ ایک  
 ہوا مسافر جس کے لئے ایک قدم چلنا بھی مشکل ہو۔ اسے  
 معلوم ہو کہ اس کا ۲۰۔۳۰ سال کا چھٹا ہوا کوئی عزیز  
 کسی کے نام پر ہے۔ تو پھر دیکھو اس میں کیسی  
**بشاشت اور طاقت**  
 یا ہو جاتی ہے۔ مگر جس کے گھر ماتم ہوا ہو۔ اسے گھر سے  
 تہ ہونے کا مصیبت معلوم ہوتی ہے۔ وجہ یہ کہ جو تھکا ہوا  
 لے کے بلاجور بشت اور طاقت در ہو جاتا ہے۔ اس کے دل میں  
 پیدا ہو گئی ہے۔ اور جو گھر سے نہیں نکل سکتا۔ وہ ناامیدی  
 شکار ہوا ہے۔

یقین سے پر ہے۔ تو وہ احمدی جماعت ہے۔ وہ لوگ جو د  
 میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاتے  
 ہیں۔ وہ سمجھتے اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ سب کچھ جائیں گے۔  
**صرف ہم باقی رہیں گے**  
 ہر ایک کو موت نظر آرہی ہے۔ اور صرف ہم کو زندگی دکھائی دے  
 رہی ہے۔ کیونکہ ہمارے متعلق ہی کہا گیا ہے۔ "اسمان سے  
 کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھا جائیگا۔ پس دوسری  
 بادشاہتوں کو خطرہ ہے۔ کہ وہ ٹوٹ جائیں گی۔ مگر ہمیں امید  
 کہ بادشاہت دی جائیگی۔ حکمراں ڈر رہے ہیں۔ کہ ان کی حکومت  
 باقی رہے گی۔ مگر ہم خوش ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں دیکھا جائیگا۔ لوگ  
 ڈر رہے ہیں۔ کہ تباہ ہو جائیں گے۔ مگر ہم خوش ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ  
 یا ہم سے وعدہ ہے۔ کہ کوئی تمہیں نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح  
 موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا گیا ہے۔ آگ ہماری تمام جگہ  
 غلاموں کی غلام ہے۔ آگ سے مراد وہ مصیبتیں اور تباہیاں ہیں  
 جو کچھ دینے والی ہوتی ہیں۔ پس وہ بلائیں اور مصیبتیں دنیا  
 پر نازل ہو رہی ہیں۔ جو مجسم کر دینے والی ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ  
 کا کام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا۔  
 اس میں بتایا گیا کہ آگ سے نہ ڈراؤ۔ آگ ہماری غلام بلکہ  
 غلاموں کی غلام ہے۔ پس یہ مصیبتیں تو ہماری نرتی کے لئے ہیں  
 ہمیں کس طرح کچل سکتی ہیں۔  
**غلام کے کیا معنی ہیں**  
 یہ کہ جس کا غلام ہوتا ہے۔ اس کا کام کرتا ہے۔ پس یہ مصیبتیں جو  
 نازل ہو رہی ہیں۔ ان سے کسی احمدی کو نہیں گھبرانا چاہیے۔ کیونکہ  
 خدا کہتا ہے۔ یہ ہماری غلام بنائی گئی ہیں۔ یہ صرف حضرت مسیح  
 موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ نہیں۔ بلکہ کہا گیا ہے۔ کہ  
 آگ غلاموں کی غلام ہے۔ گو یا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کے غلام ہیں۔ ان کی بھی غلام ہے۔ پس ہمارے لئے ایسی  
**عظیم الشان خوشی**  
 اور ایسی مسرت آمیز عید ہے۔ کہ اور کسی کے لئے نہیں۔ بلکہ  
 موجودہ حالات میں مشکلات ہمارے لئے روک تھامی ہیں۔ اور بعض  
 لوگ گھبرا بھی جاتے ہیں۔ مگر ہم جانتے ہیں۔ یہ ہماری  
**کامیابی کا موجب**  
 ہونگی۔ پس حقیقی عید ہمارے لئے ہی ہے۔ مگر ضرورت اس بات  
 کی ہے۔ کہ اس

قرآن کریم سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ کسی اور سے نہیں ہو سکتا۔  
 اسی طرح وہ سردار لذت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام کے اہاموں کے پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اور کسی  
 کتاب کے پڑھنے سے نہیں ہو سکتی۔ جو ان اہاموں کو پڑھیگا۔  
 وہ کبھی مایوسی اور ناامیدی میں نہ گرے گا۔ مگر پڑھتا نہیں۔ یا  
 پڑھ کر بھول جاتا ہے۔ خطرہ ہے کہ اس کا یقین اور امید باقی  
 رہے۔ وہ مصیبتوں اور تکلیفوں سے گھبرا جائیگا۔ کیونکہ وہ  
**سرخ چشمہ امید**  
 سے دور ہو گیا۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کا کلام پڑھتا رہتا اور دیکھتا  
 کہ خدا تعالیٰ نے کیا کیا وعدے دئے ہیں۔ اور پھر ان پر دل سے  
 یقین رکھتا۔ تو ایسا مضبوط ہو جاتا۔ کہ کوئی مصیبت اسے  
 ڈرانہ سکتی۔ پس حقیقی عید سے فائدہ اٹھانے کیلئے ضروری ہے  
 کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہامات پڑھے  
 جائیں۔ جو ان کو پڑھیگا۔ وہ کبھی مایوس نہ ہوگا۔ دیکھو عیسائی  
 باوجود مذہب کو کوئی وقعت نہ دینے کے انجیل پڑھتے ہیں۔ وہ اپنی  
 بچوں کو مرنے نہیں دیتے۔ جب تک

**انجیل کے بعض فقرات**  
 نہ کہلوائیں۔ مگر ہم میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جنہیں یہ  
 بھی معلوم نہ ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے  
 اہامات ایک جگہ جمع بھی ہیں یا نہیں۔ یہ تو بہتوں کو یاد ہوگا  
 کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذریعہ اہام فرمایا  
 تھا۔ لکن ام مارا جائیگا۔ اور وہ مار گیا۔ طاعون آئیگی۔ اور  
 وہ آگنی آئیگی تو

**دشمن کے متعلق کلام**  
 ہے عجیب بات ہے۔ اپنے متعلق جو اہامات ہیں۔ وہ تو یاد  
 نہ ہوں۔ مگر طاعون کا آنا جو دشمنوں کے لئے ہے۔ وہ یاد ہو۔  
 ماننے والوں کے لئے جو کلام ہے۔ وہ خدا کی مدد اور نصرت کا یقین  
 دلاتے اور امید پیدا کرنے کے لئے ہے۔ مگر اس کی طرف بہت کمی  
 توجہ کی گئی۔ اور جس میں دشمنوں کے لئے غذا بنانے کی پیشگوئی  
 ہیں۔ وہ یاد ہیں۔ پس عید سے حقیقی فائدہ حاصل کرنے  
 کے لئے یاد رکھو۔ کبھی مایوس نہ ہو نا چاہیے۔ اور کبھی گھبرا  
 نہیں چاہیے۔ کیونکہ

**ایمان اور مایوسی**  
 جمع نہیں ہو سکتے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قوم کافر ہی مایوس  
 ہوتی ہے۔ پس ہماری جماعت کے ہر ایک فرد کو گھبراہٹ اور  
 مایوسی سے بچنا چاہیے۔ اور اس کے لئے  
**حقیقی گھر**  
 یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہامات پڑھے  
 جائیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر کوئی ایک دفعہ بھی ان اہامات کو پڑھا

**الہی کلام**  
 کو پڑھا۔ اور سمجھا جائے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و  
 پراتر بہت کم لوگ ہیں جو اس کلام کو پڑھتے اور اس کا دودھ  
 پیتے ہیں۔ دوسری کتابیں خواہ کتنی پڑھی جائیں۔ جو  
**سرور اور یقین**

عزیز امید اور یقین ہی حقیقی عید لاتا ہے۔ اور یہ  
 پیدا اور یقین ہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و  
 لے۔ اس سے ایسی عید پیدا ہوتی ہے۔ جو دنیا میں کسی کے  
 نہیں۔ اس وقت  
**یورپ گھبرا رہا ہے**  
 یشیا بیدار ہو رہا ہے۔ نہ معلوم اب کیا حالت ہو جائیگی۔  
 سکڑوں سال سے یورپ ایشیا کو لوٹا رہا ہے۔ یہاں سے  
 بیت سستی رونے لگے جاتے اور نہایت گراں گیر لاکر فروخت  
 تے ہیں۔ ایک روسیہ کی چیز لیتے ہیں۔ اور اسی کے پھر دس پونڈ  
 ہیں۔ اس طرح ان یورپ نے بے شمار دولت جمع کر لی ہے  
 س گھبرا رہے ہیں۔ کہ کیا بنیگا۔ پھر وہ اس لئے گھبرا رہے ہیں۔ کہ  
 مزدور جن کی جہالت سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ اب کہہ رہے ہیں۔  
 ہمارے حقوق ہیں دو۔ پھر  
**بادشاہ گھبرا رہے ہیں**  
 مگر رعایا کہتی ہے۔ ہمیں کسی بادشاہ کی ضرورت نہیں۔ ہم ملک  
 آپ حکومت کریں گے۔ پھر حکومتیں گھبرا رہی ہیں۔ کہ کیا بنیگا  
 کہ اس قسم کے خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ کیوں نہ گاؤں  
 ل اور شہر شہر کی حکومت اپنی ہو۔ پھر غریب گھبرا رہے ہیں  
 لدار ہیں کچھ ڈالتے ہیں۔ اور مالدار گھبرا رہے ہیں۔ کہ غریب  
 سے غلاف کھڑے ہو رہے ہیں۔ ہندو گھبرا رہے ہیں کہ مسلمان  
 ان کو نشانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور مسلمان ڈر رہے ہیں۔ کہ  
 لدوان کو تباہ کر رہے ہیں۔ غرض ہر قوم ہر طبقہ اور ہر ملک میں  
**گھبراہٹ اور بے چینی**  
 جاتی ہے۔ اگر کوئی ایسی جگہ جو اپنے مذہب پر پوری اور امید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خطبہ نکاح

## اسلام میں عورت کے حقوق

۳۱ مارچ ۱۹۲۸ء کو جناب صوفی غلام محمد صاحب نے۔ اس سابق مبلغ ایشیہ کے نکاح کی تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا :-

آیات سنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-  
اس وقت دنیا کے نہایت اہم ترین سوالات میں سے ایک سوال

### عورت اور مرد کے تعلقات

کا ہے۔ ایک طرف اس روشنی کو لیں۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سال قبل عرب میں نمودار ہوئی۔ اور جس نے انسان کے ذہن میں یہ فکر اور یہ خیال پیدا کرنے کی کوشش کی کہ عورت بھی انسان ہی ہے۔ اور دوسری طرف لاکھوں بلکہ اربوں سال کے رسم و رواج کو دیکھو۔ جس پر متواتر عمل کرنے کے باعث یہ یقین کیا جاتا تھا کہ۔

### عورت کو مرد کے مساوی حقوق

ہرگز حاصل نہیں۔ عورت صرف مرد کی خدمت کے واسطے پیدا کی گئی ہے۔ اور مرد کے ساتھ طبعی یا غیر طبعی اختلاف پیدا ہو جانے کے بعد بھی عورت کا فرض ہے۔ کہ اس کے نام کو ہی پکڑ کر بیٹھی رہے۔ ایک زمانہ تک تو وہ عرب میں چپکنے والی ریشمی انسانی اذکار میں وہ تغیر پیدا نہ کر سکی۔ جو کرنا چاہتی تھی۔ مگر آہستہ آہستہ اپنا کام کرتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ وہ خیال جو قلوب کی سطح کے نیچے نہیں جاتا تھا۔

### انسانی قلوب میں

جگہ حاصل کرنے لگا۔  
عورت اور مرد کے حقوق کا سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت پیدا ہوا۔ مگر اس وقت چونکہ انسانی ذہن اور افکار اس کی حکمت کو سمجھنے سے قابل نہیں تھے۔ اس لئے اس کو محض ایک حکم سمجھا گیا۔ اور اس کی حقیقت کو نہ سمجھا جاسکا۔ جس طرح ایک بچہ اپنی ماں کو جو کہ مرہی ہو۔

تو وہ بیٹے میں نہیں وہ سمجھتا ہوگا کہ کچل ڈالیں گی۔ ایک پر سے بھی ہلکی ہو جائیں گی۔ پس آج کے دن میں حقیقی عید کے متعلق جو

### نصیحت

کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہام پڑھنے چاہئیں۔ جب ان کو پڑھو گے۔ تو تمہیں اپنے مصائب اڑتے نظر آئیں گے۔ اور جو فریبانیاں تم دین کے لئے کر رہے ہو۔ ان کے متعلق معلوم ہو گا۔ کہ تم خدا کو دس کیا رہے ہو۔ اور تمہیں ملنے والا کیسا ہے۔

اس کے بعد میں

### دعا

کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عید کے سچے مستحق بنائے وہ عید تو ہوگی۔ مگر ہم بھی اس عید کو دیکھیں۔ خدا کے کلام کو پھیلتا ہوا پائیں۔ اس کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت پھیلے۔ اور اس کے دین کی اتنی اشاعت ہو۔ کہ دوسرے مذہب اس میں بھسم ہو جائیں :-

## نظ

از شیخ رحمت اللہ صاحب شاگرد

نہ فقط پاک و دل آویز ہے نام محمود  
دنیا شاہد ہے کہ محمود ہے کام محمود  
ہوش مستوں کو نہیں ساعز و پیمانے کا  
منہ سے جس دن سے لگانا شہید جام محمود  
ہیں کہ صلا آئیں وہ آزادی حق کے خواہاں  
آئیں اور آئے بنیں دل سے غلام محمود  
جن کو دعویٰ ہے کہ تنظیم میں ہیں وہ ماہر  
قادیان آ کے ذرا دیکھیں نظام محمود  
ہم تو سمجھتے اسی کو ہے وطن سے الفت  
گوشے گوشے میں جو بنیائے پیام محمود  
اس کی رفتار سے کیونکر نہ ہوں فتنے پامال  
جبکہ محمود کو حاصل ہے مقام محمود  
حسن و احسان پدر کا ہے یہ منظر کامل  
لفظی احمد ہے تو حسین کلام محمود  
رہیں جب تک کہ ہمہ دہر فلک پر مستانم  
اسے خدا رکھنا زمانہ میں توجیہ محمود  
تاج شاہوں کو گداؤں کو مبارک ہو کلام  
سیر شاگرد کو نہ میں بلو سنی کلام محمود

اماں اماں کہہ کر پکارتا ہے۔ اور اس حقیقت سے نا آشنا ہوتا ہے کہ وہ مرہی ہے۔ اسی طرح چونکہ اس حکم کی حقیقت کو بھی نہ سمجھا گیا تھا۔ اس لئے اس کے اثرات بھی پیدا نہ ہوئے تھے۔

قرآن کریم میں مردوں کو مخاطب کر کے عورتوں کے متعلق ولید بن حبیب الذہبی ایک چھوٹا سا فقرہ فرمایا گیا ہے جو

### عظیم الشان نتائج

پیدا کرنے والا تھا۔ اس کے مقابل پر لاکھوں سال کا طرز بائیں اور رسم و رواج تھے۔ اس کے راستہ میں ایک ایک قدم پر دیکھیں۔ مگر اس صداقت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ جب خدا نے اس آواز کو اٹھایا۔ لوگوں کی عادات رسم و رواج اس کے مقابل میں آئیں۔ مگر اسے کوئی نہ روک سکا۔

وہ خیالات جن کی اہمیت دیر سے ظاہر ہو۔ نہایت اہم ہوتے ہیں۔ یہ آواز ان آوازوں میں سے آیتھی۔ جن کی حقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے وابستہ تھی۔ جیسے

### توحید کامل

جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں حقیقی شکل میں دنیا پر ظاہر کیا۔ یا جیسے ختم نبوت کا مسئلہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اصلی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ فاطمہ الزہراء کے لفظ کو مسلمانوں نے لیا تھا۔ مگر اس کی حقیقت کو نہ سمجھا تھا۔ اس کے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتنی برتری حاصل ہو گئی ہے۔ انہوں نے اس کو محض

### ایک عزت کا خطاب

سمجھ لیا۔ اور حقیقت کی جستجو نہ کی۔ ان انکشافات کا ایک لمبے عرصہ تک پوشیدہ رہنا ان کی اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔ وہ زمانہ ان مسائل کے لئے حل کا زمانہ تھا۔ اور اب ان کی ولادت کا وقت ہے۔ اور بلوغ کو پہنچنے تک نہ معلوم ان کے اور کس قدر حقائق کا انکشاف ہو۔

عورت مرد کے تعلق کا مسئلہ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ ہے۔ جس کے حل کے لئے تیرہ صدیاں درکار تھیں۔ اور اب اس نے ایسی شکل اختیار کر لی ہے۔ کہ دنیا جیران ہو رہی ہے۔ کہ آئندہ کیا ہو گا۔

### اب عورت

نے اس امر کا احساس کیا ہے۔ کہ میری حریت کا زمانہ آ گیا۔ وہ مرد جو عورتوں کو خدمت گار بلکہ غلام سمجھتے تھے۔ اب وہ اپنے آرام کی خاطر بیوی سے ہر قسم کی خدمت لیتے تھے۔ جیران ہیں۔ کہ ہماری زندگی میں اس طرح کی زندگی نہ ہو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر کا احساس کیا ہے۔ کہ میری حریت کا زمانہ آ گیا۔ وہ مرد جو عورتوں کو خدمت گار بلکہ غلام سمجھتے تھے۔ اب وہ اپنے آرام کی خاطر بیوی سے ہر قسم کی خدمت لیتے تھے۔ جیران ہیں۔ کہ ہماری زندگی میں اس طرح کی زندگی نہ ہو۔





Digitized by Khilafat Library Rabwah

موت تو کسی جگہ بھی نہیں مل سکتی۔ مگر قادیان میں ایک ایسی چیز ہے جو کسی دوسری جگہ نہیں مل سکتی۔ اور وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائیں ہیں۔ مجھے کوئی علم نہیں۔ مجھ سے بہت زیادہ شفقت اور درد کے ساتھ وہ اس کا علاج کرائیں گے۔ اور دعا کریں گے۔

ان کو حضرت اقدس کی دعاؤں پر اس قدر اعتماد تھا۔ وہ کہتے تھے کہ مجھے یقین ہے۔ اس وقت فاضل نہیں مرے گا۔ چنانچہ انہوں نے اس سو فیہ پر سکندر آباد سے خود آئے کی بھی ضرورت سمجھی یہی فرماتے کہ میں تو تب جاؤں اگر مجھے یہ خیال ہو کہ وہ ایسی جگہ ہے جہاں اس کی خبر گیری اور علاج کا کوئی انتظام کرنے والا اور نگر کرنے والا نہیں۔ میں اس شہادت حقہ کو چھپانے کا مجرم ہوں گا۔ اگر میں یہ نہ کہوں سبک جب وہ یہ ذکر کرتے تھے۔ تو ان کا چہرہ مسرت سے مٹتا تھا۔ ان کی آنکھوں میں خاص روشنی اور آوازیں ایک لذیذ جوش ہوتا تھا۔ جوان کے ایمان کی لبلاشت کا اظہار کرتا تھا۔ آخر خدا نے فاضل بھالی کو شفا دی۔ اور وہ اس مرض الموت سے بچا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے شفا پانے کے بعد سکندر آباد مولوی عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل کے ہمراہ بھیجا۔ اور خدا کے فضل سے فاضل بھالی اب اپنے خاندان کا ایک بہترین کارکن ہے۔

غرض فاضل کو قادیان بھیجے وقت حقیقت میں انہوں نے بہت بڑی قربانی کی تھی۔ انہوں نے اس نکتہ کو سمجھ لیا تھا کہ خاندان میں احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کی تربیت سے الوسح قادیان میں ہو۔

**احمدیت میں رسوخ اور ترقی کا جذبہ ان میں پورے باقیوں کا بڑھاپا تھا۔ فاضل بھالی کی والدہ کا انتقال ہو چکا تھا۔ اپنے کنبہ اور قوم میں ان کو شادی کر لینا کچھ بھی مشکل نہ تھا۔ مگر ان کی غرض دعائیت احمدیت میں داخل ہو کر یہ ہو چکی تھی کہ وہ اپنے تعلقات احمدیت ہی میں پیدا کریں۔ تاکہ احمدی رشتہ داروں سے علی اور اعتقاد ہی ترقی میں مدد ملے۔ اور معاشرتی زندگی اور احمدیت کے معاشرتی اصول کی تکویم اور پابندی کے لئے آسائیاں پیدا ہوں۔ وہ احمدی ہو کر غیر احمدیوں کو لڑکیاں نہیں سے سکتے تھے۔ وہ جانتے تھے۔ کہ اگر ان کے گرد و پیش غیر احمدی رشتہ دار ہونگے۔ تو ان کی صحت اور تعلقات کا کچھ نہ کچھ اثر ان پر اور ان کی اولاد پر پڑنا ممکن ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنے خاندان کو آئندہ احمدیت کی زندگی میں مضبوط اور راسخ بنانے کے لئے دوسری شادی حیدرآباد کے ایک بہت پراسنے اور مخلص احمدی ڈاکٹر ظہور صاحب پشتر سول سرجن کی صاحبزادی سے کی۔ ڈاکٹر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں قادیان آئے تھے بہت**

ہی مخلص اور پرجوش احمدی ہیں۔ عرصہ دراز تک انہوں نے اپنے بڑے بیٹے کو بھی یہاں تقسیم کے لئے بھیجا تھا۔ اس تعلق کو سیٹھ صاحب نے اس لئے اور محض اس لئے اختیار کیا تھا کہ گھر میں اٹھتے بیٹھتے احمدیت ہی کا چرچا ہوگا۔ اور اولاد کی تربیت احمدیت میں ہوگی۔

**کاروبار میں احمدی احباب کو جمع کرنا**

احمدیت کی اسی محبت نے ایک اور قدم آگے بڑھا دیا وہ اپنے تجارتی مشاغل میں اب اسی امر کو پسند کرتے تھے۔ کہ ان کے ساتھ کام کرنے والے ان کے شریک کار ہوں۔ یا ملازم و خادم سب احمدی ہوں چنانچہ جب انہوں نے بائیس کل کا کارخانہ رکھا ہوا تھا۔ اور موٹر بجھتی قائم کی۔ تو پتہ الوسح اس میں کام کرنے والے احمدی ہی تھے۔ اس طرح سے بھی بعض لوگوں کو جماعت میں شریک ہونے کا موقع ملا۔ اس لئے علی سے بہت

**نماز باجماعت اور تہجد کا شوق**

بڑا فائدہ یہی تھا کہ نماز باجماعت کیلئے گھر میں ایک جماعت میرا جاتی تھی۔ انہیں اسکا شوق تھا وہ چاہتے تھے کہ سکندر آباد میں ایک مسجد ہو۔ چونکہ وہاں تعمیر مسجد کیلئے بعض زمین تھیں۔ اسلئے انہوں نے اپنے مکان ہی میں ایک مسجد مخصوص کیا۔ اور اسے مسجد رنگ میں جدا کر دیا۔ اور بجلی کی روشنی اور فرش وغیرہ سے آراستہ کیا۔ ایک عرصہ تک ہم سب پانچوں نمازیں وہاں باجماعت پڑھا کرتے تھے ایک مؤذن خاص اس مسجد کے لئے انہوں نے رکھا۔ مکان کے ارد گرد انگریزوں کی کوٹھیاں اور بنگلے تھے۔ اور بعض کو ناگوار بھی لگتا۔ مگر انہوں نے تو اس کی پرواہ کی۔ اور نہ باقاعدہ آذان میں فرق آنے یا صبح کی نماز میں العوم اول وقت پڑھا کرتے تھے۔ اور میں ہی نماز پڑھا کرتا تھا۔ میں منگھری ہوٹل سے اٹھ کر جاتا۔ تو وہ مجھ سے بہت پہلے وہاں موجود ہوتے۔ میں نے متعدد مرتبہ کوشش کی کہ ٹرکے سے وہاں جاؤں اور تہجد کے نفل پڑھوں۔ لیکن میں جب بھی گیا۔ انہیں تہجد خوانی میں مصروف پایا۔ اسی طرح برادر کم سیدھ ابراہیم بھالی باوجود اپنے ہاں کے وہاں موجود ہوتے۔ ہیں کسی دوسرے وقت ان کے حالات زندگی بھی لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ (واللہ التوفیق) سیٹھ عبداللہ بھالی صاحب اپنے مکان سے آئے۔ غرض مرحوم سیٹھ عبداللہ نے سحر خیزی کے وہی تھے ان کی یہ بھی دلی خواہش تھی کہ اس مسجد کے ساتھ ایک مکان بنا کر اسے بطور رہائش گاہ کے علیحدہ کر دیں۔ اور پھر اس مسجد اور رہائش گاہ کو وقف کریں۔ اس کے ساتھ ایک لائبریری قائم کریں۔ اس مکان کے متعلق بعض مسجد گیاں پیدا ہو رہی تھیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے انکی نیک ارادوں اور پاک خواہشوں کے باعث اسے محض رکھا۔ اور غلط سچایا

**چندوں کی باقاعدگی**

پہلے سکندر آباد میں الگ جماعت تھی۔ بلکہ حیدرآباد میں بیٹھ تھی۔ میں نے اس خیال سے کہ جب ایک جماعت کی علیحدہ ہوتی ہو

تو اس کے کام میں سرگرمی اور مسابقت کے لئے جو شکر اگرچہ سکندر آباد کی جماعت کی روح روان حضرت سیٹھ کی سرگرمیاں اور جوش تبلیغ کی تحریک کا محتاج نہیں ان کی زندگی میں ایسا اثر لگتا ہے۔ کہ وہ ہر سال اس اشاعت میں لیتے۔ اور اسی میں اور اس کے لئے زندہ ہیں ایک جماعت نہ بھی ہوتی۔ تو یہی اسی طرح کام ہوتا لیکن اسے جماعت سکندر آباد میں ایک روح پیدا کرنے کے لئے ان کے لئے یہاں کی جماعت ایک جدا گانہ جماعت قرار دی چندوں کی وصولی وغیرہ کا کام ان کے سپرد کیا گیا۔ اس کام وہ اور وقت کے پابند تھے۔ کہ ٹھیک وقت پر روپیہ کی مدد لگی اور اور اگر کسی سے اس وقت تک وصول نہ ہوتا۔ تو وہ اپنی گروہ تہیتے اور پھر اس سے وصول کرتے۔ چونکہ خود تاجر تھے۔ اس لئے تو آئینہ ہوتا۔ سلسلہ کے تمام اخبارات کو منگواتے اور تمام تحریروں کا وقت کے موافق حصہ دیتے تھے۔

**معجزانہ شفا یابی**

اس آخری بیماری سے پہلے کچھ سارا وہ سخت بیمار ہوئے تھے۔ اس وقت انڈیا کے ایک جابر نہیں ہو سکتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ جابر نہیں ہو سکتے۔ اور خدا تعالیٰ نے انہیں شفا دی یہی نہیں ہے عزیز اور ان کے تمام رشتہ دار جو انکی اس بیماری کے علاج سے ناخوش تھے کہ یہ نہیں ہو سکتے۔ کہ یہ تھا معجزانہ شفا تھی۔ خدا نے اس وقت انکی اس کو معجزانہ شفا دی۔ اور انہوں نے جو کچھ یہ دوسرے شفا کے وقت اپنی بیماری کی تھی۔ خود وہی ڈاکٹر ظہور اللہ شاہ صاحب نے اپنے مشاہدات میں اس دن کی ڈائری میں لکھا ہے کہ یہ تہجد کی شفقت تھی۔ صاحب اپنی اس بیماری سے شفا یابی کو محض حضرت خلیفۃ المسیح کی معجزانہ شفا دیتے تھے۔ اور میں سمجھتا تھا کہ جب وہ یہ ذکر کرتے۔ تو ان کی میں محبت اور شکر یہ کے آئسوا جاتے تھے۔

**سیرت پر عام نظر**

غرض اگرچہ سیٹھ صاحب کی احمدیت میں زندگی کا تہذیبی اپنی اندر کی تھی۔ دنیا کے تمام علاقوں اور سلسلوں میں اور مسابقت کے حالات میں تہذیبی مہارت و مہارت تھی۔ ہر وقت خندہ پیشانی تھے۔ اور ان کا شیوہ لکھتے تھے۔ کسی سے دبا کر یا لحاظ میں آ کر حق کو نہیں چھین سکتے تھے۔ بوری کیسا تھا نہایت بلند و بالا کا سلوک لکھتے۔ اور اس طرح پراگندہ میں عامل تھی۔ بچوں کے ساتھ ایک شہنشاہ کی مانند کرتے۔ عام طور پر بلا فرود تھے۔ ان کے ہمتے تھے۔ سماج فہمی اور کاروباری زندگی کا فاسر تجربہ انکو حاصل تھا۔ ان سے پتہ لگتا کہ مزاج میں خشونت بھی تھی اور وہیں سے بے پردہی اور شفقت کا زمانہ بھی گذر گیا۔ قبول احمدیت کے بعد وہ بالکل ایک دوسرا آدمی ہو گئے۔ یہ تمام تبدیلی ان میں خود ہی سیٹھ عبداللہ بھالی صاحب کی عملی زندگی میں سمجھتے تھے۔ پیدائی تھی۔ غرض مرحوم بہت ہی خوبوں کے انہوں نے انہیں اپنے دامن رحمت میں جگہ دے۔ اور انکو زندہ کر کے انہیں

Digitized by Khilafat Library Kabwah

# سندہ انجینئرنگ کالج سکھرسندہ

غلیل عرصہ میں اور سیر اور سب اور سیر کلاس کی نہایت اعلیٰ  
نفسیہ و سبجاتی ہے۔ آج ہی پرنسپل سے پراسپیکٹس طلب  
فرمائیے

# اولاد حاصل کرنے کی حیرت انگیز دوائی

اگر واقعی آپ اولاد حاصل کرنے کے متمنی اور آرزو مند ہیں تو  
"حب حمل"

جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ جیسے عظیم الشان شاہی طبیب اور سید الملک حکیم حافظ  
محمد اہل خان صاحب دہلوی جیسے بہترین حکیم کے خاندانی تجربہ اور دوائی کا پختہ ہے۔ استعمال  
کیجئے۔ اور مراد حاصل کیجئے۔ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا آپ کا اختیار ہے  
قیمت "حب حمل" اور ایک بچوں خاص صرف ہے۔ علاوہ محصول ڈاک +

شیخ مشاق احمد جالندھری مہتمم احمدیہ یونانی دوا گھر قادیان

# ضرورت ہے

بے ڈل وائٹنس پاس طلباء کی جو ریلوے و محکمہ نہرو وغیرہ میں ملازمت کرنے کے خواہشمند  
ہیں۔ مفصل حالات روانہ (۲۲) کاٹھ بھیج کر معلوم کریں۔

ملشتھس :- ایمپریل ٹیلیگراف کالج دہلی

# افضل میں اشتہاد دینے کا بہترین موقع

لاہور حکیم حرمیہ کے اسرار و کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کی قیمت  
دو روپے ہے۔ اس کتاب کے استعمال سے اولاد حاصل کرنے میں بہت سی  
مشکلات حل ہوتی ہیں۔ اس کتاب کے استعمال سے اولاد حاصل کرنے میں  
بہت سی مشکلات حل ہوتی ہیں۔ اس کتاب کے استعمال سے اولاد حاصل  
کرنے میں بہت سی مشکلات حل ہوتی ہیں۔ اس کتاب کے استعمال سے  
اولاد حاصل کرنے میں بہت سی مشکلات حل ہوتی ہیں۔ اس کتاب کے  
استعمال سے اولاد حاصل کرنے میں بہت سی مشکلات حل ہوتی ہیں۔

# قادیان میں کئی راشی

قادیان کی نئی آبادی کے ہر محلہ جہات یعنی محلہ دارالفضل و محلہ دارالرحمت میں قابل فروخت قطعات موجود ہیں۔ اور اب ایک نیا محلہ  
بنایا گیا ہے جس کا نام محلہ دارالبرکات ہے جو محلہ دارالفضل سے جنوب مشرق میں سڑک کھارا کی دوسری طرف واقع ہے۔ ان ہر  
محلہ جہات میں قیمت ایک ہی مقرر ہے یعنی برب سڑک کلاں موٹیہ نی مرلہ اور اندر کی طرف بسین بسین فٹ اور دس دس فٹ کے راستوں  
پر موٹیہ نی مرلہ ہے۔ ایک کنال کی پیمائش طول میں کچھ فٹ اور عرض میں ساٹھ فٹ ہوتی ہے۔ اور اس کے دو طرف راستہ گذرتا ہے  
چار کنال لینے والے کوچیوں طرف راستہ ہوگا۔ اور جہت بہت عمدہ ہے۔ خواہشمند صاحب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ اور آرزو  
بھیجوانا ہو۔ تو خاکسار کے نام یا محاسب بیت المال قادیان کے نام بھیجوا یا جائے۔

# خاکسار میرزا شہیر احمد قادیان

(عجاوب کرام الہی) (احباب الخالصین) (عجاوب کرام الہی) (احباب الخالصین) (عجاوب کرام الہی) (احباب الخالصین)

نادر موقع سے ضرور فائدہ اٹھائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ حضرت خلیفہ ثانی آیدہ اللہ تعالیٰ

دیگر علماء جماعت احمدیہ

**بک پبلیشرز و اشاعت قادیان**

کی شائع شدہ یا ملکیت ہیں

پانچ اپریل ۱۹۲۸ء سے ۲۰ اپریل ۱۹۲۸ء تک رعایتی قیمت پر ملیں گی

یعنی ان تمام کتابوں پر مقررہ میعاد کے اندر ساڑھے بارہ فیصدی کمیشن دی جائے گی۔ جو بہت بڑی رعایت ہے۔

**احباب**  
 کو چاہیے۔ کہ اس رعایت سے ضرور فائدہ اٹھانیکے لئے چند دوست ملکر آرڈر بھیجیں تاکہ ہر ایک کو الگ الگ کتابیں منگوانے میں زیادہ محصول ٹراک نہ دینا پڑے

**۷**  
 دوست اس رعایت سے اوبھی فائدہ اٹھانا چاہیں انہیں چاہیے کہ مجلس شہادت پر شریف لائبریری احباب کو ملنے کی قیمت دیکر نئے ذریعہ منگوائیں۔ اس طرح حصول کا وغیرہ کا کوئی خرچ نہ ہوگا

جو نچھینا ہے اپنے ان لائبریریوں کا نام لکھ کر

مندرجہ ذیل کتابیں ضرور رعایتی قیمت پر خریدیں

تصانیف حضرت مسیح موعود	تعداد	تصانیف حضرت خلیفہ اول	تعداد	تصانیف حضرت خلیفہ ثانی	تعداد	تصانیف دیگر علماء جماعت احمدیہ	تعداد
سراج منیر	۶	تقریر جلسہ دعا	۳۳	برکات خلافت	۱۴	تحفہ ندوہ	۶
تحفہ قیصرہ	۱۴	تقریریں	۳۳	انوار خلافت	۱۴	اعجاز احمدی	۱۴
سراج الدین عیسیٰ کے چار سوالوں کا جواب	۸۳	درتین فارسی	۱۲	حق الیقین	۱۲	ریویو بر سباحہ ثباوی جگر والو	۱۰
فریاد درد	۸	مجموعہ اشعارات	۷	منہاج الطالبین	۱۰	مواہب الرحمن	۶
نجم الہدی	۱۲	تصانیف حضرت خلیفہ اول	۶	لیکچر شملہ	۳	نسیم دعوت	۶
فروقت الامام	۱۴	تقدیر الہی	۱	تقدیر الہی	۱	سناخن دھرم	۱
راز حقیقت	۱۲	عرفان الہی	۱۰	عرفان الہی	۱۰	تذکرہ الشہادتین	۱۲
ایام صلح اردو	۴	ملاکتہ اللہ	۱۰	ملاکتہ اللہ	۱۰	لیکچر سیالکوٹ	۴
در فارسی	۱	سجیات	۱۳	سجیات	۱۳	براہین احمدیہ حصہ پنجم	۸
ستارہ قیصرہ	۱۰	سختہ الملوک	۱۲	سختہ الملوک	۱۲	الوصیت	۱۰
تزیان القلوب	۴	حقیقت النبوت	۸	حقیقت النبوت	۸	چشمہ سیسی	۴
تحفہ غزنویہ	۴	ترک موالات	۱۸	خطبات نور حسد اول	۱۸	تجلیات النبیہ	۱۰
لجۃ النور	۶	احمدیت حقیقی اسلام	۸	خطبات نور حسد دوم	۱۸	قادیان کے آریہ	۶
اربعین کامل	۱۲	دعوت الامیر اردو	۱	دنیات کا پہلا رسالہ	۱	حقیقت الوحی	۱۲
خطبہ الہامیہ	۹	در فارسی	۱	مبادی الصرف	۱	چشمہ معرفت	۴
دافع البلاد	۶	ہستی یارتیانی	۳	تقاریر و تصانیف حضرت خلیفہ ثانی	۳	پرانی نثریں	۱۲
نزل المسیح	۱۳	مساز انگریزی	۱	منصب خلافت	۱	در مکنون فارسی	۱۳

ملنے کا پتہ: بک پبلیشرز و اشاعت قادیان ضلع گوجرانپور

اشعارات کی قیمت کے ذمہ دار محض ہوتے ہیں۔ نہ کہ افضل (ایڈیٹر)

# ہندوستان کی خبریں

ٹانپور ۲۴ مارچ - ہنگامہ سازوں کے دوران میں ایک مسلم نیکر کو قتل کرنے کے جرم میں چار ہندوؤں کو سزا سے سزا کا حکم سنایا گیا تھا۔ ان کی طرف سے مقامی حکومت کے پاس درخواست دہم کی گئی حکومت نے اس درخواست پر ہمدردانہ غور کرتے ہوئے سزائے موت کو میں دوام بعبودہ ریاست سے شوری سے بدل دیا۔

ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کراچی نے ایک کیسل کے منشی کو استعمال شدہ ٹکٹوں کو واپس استعمال کرنے کے جرم میں ۶ ماہ قید با مشقت کی سزا دی۔

حیدرآباد میں امتحان میں ناکام رہنے کی وجہ سے خودکشی کرنے کی عرض پیش کی تھی۔ دو لڑکوں نے پہلے خودکشی کر لی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ایک لڑکی نے بھی اپنے آپ کو جلا کر خودکشی کر لی۔

پٹنہ ۲۶ مارچ - ہفتہ وار ہندی اخبار ہماہیر کے مدیر صاحب و ناشر اور آل انڈیا ہندو ہماہیر کے جنرل سیکریٹری لال بھیم لال ایم ایل سی کے خلاف دائرہ کی تقریر پر پٹنہ جینی کے الزام میں جو مقدمہ بنا دیا سٹی مجسٹریٹ پٹنہ کی عدالت میں دائر تھا اس میں عدالت نے آج فیصلہ سنایا ہے۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو مجرم قرار دیکر ایک سال قید محض اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ اور پندرہ سالہ قید کی سزا دی۔

لاہور ۲۴ مارچ - یکم اپریل سے تاریخہ ڈیپارٹمنٹ کے ریویو پر تیسرے درجہ کے مسافروں کے کرایہ میں جو چھپاس سبیل سے زیادہ کا سفر کریں گے تین بائی ٹی سبیل کی بجائے پانچ بائی ٹی سبیل کر لیا جائیگا۔ اور چھپاس سبیل کے مزید فاصلہ پر ۲ بائی ٹی سبیل کی بجائے پانچ بائی ٹی سبیل کی تخفیف تین سبیل کی سادگی پر کی جائیگی۔

مدراں ۲۴ مارچ آج مدراس کونسل میں ڈاکٹر موصوفی نے یہ تحریک پیش کی کہ ایک ایسا قانون بنایا جائے کہ جس کی رو سے لڑکوں کی عمر شادی ۲۱ سال اور لڑکیوں کی ۱۶ سال کر دی جائے تاکہ اس سے صغیر سنی کی شادی کا قلع قمع ہو جاوے۔ سراسر۔ پی پیٹر و سابق وزیر گورنمنٹ نے کہا کہ کسی قانون کی ضرورت نہیں عوام کی رائے کو صغیر سنی کی شادی کے خلاف کرنا ضروری ہے۔ سٹی کیپٹل لاہور نے کہا کہ کسی قانون کی ضرورت نہیں۔ کونسل کے باہر صغیر سنی کی شادی کو روکنے کی کوشش کی جائے۔ یہ تحریک غیر موثر بن کے پاس ہو گئی۔

لاہور ۲۴ مارچ - ایک ہندو نوجوان سٹی کے تیل کا کنٹرول رکھتا تھا کہ اس کے کپڑوں میں آگ لگ گئی۔ آگ اٹانے سے

جھکنے لگے۔ ایک علوانی نے اس پر پانی کی بالٹی اندھیل ڈی جی سے اس کی آگ تو بجھ گئی لیکن سارے جسم پر چھاپے پڑ گئے۔ وہ جڑیں گھنٹہ تڑپنے کے بعد مر گیا۔

نئی دہلی ۲۶ مارچ - آج جیسیٹیو اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر کیلک نے تحریک پیش کی کہ ۱۹۱۵ء کے قانون انفرادی قیود ذات کو اڑا دیا جائے۔ اس بل کو پاس کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ایک شخص اگر اپنے مذہب کو چھوڑے۔ یعنی مرتد اپنے والد کی چار کا وارث نہیں ہو سکتا۔ مسٹر کریم مرہ نے اس بل کو رجسٹریشن بل قرار دیا۔ مگر اب نے اس بل کی تشہیر کی مخالفت نہ کی۔ سر سہیل گورنر نے بل کی تشہیر کی زبردست مخالفت کی۔ کیونکہ اس بل کے پاس کرنے سے اس قانون کو منسوخ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو افراد کے حقوق اور آزادی تعمیر کی مخالفت کرتا تھا بل کو ختم کرنے کی تحریک پر ووٹ لے گئے۔ جو ۲۹ ووٹوں سے گر گئی۔

سر ایتھن ایچ۔ پیکل۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ مسٹر سی ایم جی ادکلوی آئی سی ایس کی جگہ وسط اپریل میں ڈپٹی کمشنر لاہور مقرر کئے جائیں گے۔ مسٹر ادکلوی۔ مسٹر آر۔ ایچ۔ کریمپ آئی سی ایس کی بجائے محمد اعلیٰ دفتر مالی کنٹرول پنجاب کے منصب پر فائز ہو جائیں گے۔ اور مسٹر کریمپ مسٹر پیکل ڈپٹی کمشنر امرتسر کی جگہ لیں گے۔

بھئی ۲۴ مارچ - وارن روڈ اور اسپینڈ سے روڈ کے چوک میں ملکہ وکٹوریہ کا ایک بت ہے۔ کوئی آدمی اس کا تاج اڑانے گیا ہے۔ اور وکٹوریہ ہی نشانات بھی توڑنے لگے ہیں۔ اس بت کو ۱۹۶۵ء میں لٹھیا لٹھیا پھینکا تھا۔ پولیس چور کی تلاش میں ہے۔ ابھی تک کوئی آدمی گرفتار نہیں ہو سکا۔

پونا ۲۶ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر منجے پر جان مندو ہماہیر پونا کے مسٹر دی سی سٹارٹری کے ساتھ گواکوشنگی کے چہارے لے جا رہے ہیں۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ - آج ہر ہائی کورٹ ہماہیر جیوں و کشمیر نے ایک فرمان جاری کیا ہے جس کی رو سے ایک عدالت عالیہ مقرر کی جائے گی۔ جسے برطانیہ ہند کی عدالت عالیہ کے برابر اختیارات حاصل ہوں گے۔ یہ عدالت عالیہ دیوانی موجوداری اور مالگزار کی معاملات میں مراعات کی سماعت کرے گی۔ اس فرمان نے عدالتی اور انتظامی فرالین کو بالکل علیحدہ کر دیا ہے۔

کلکتہ ۲۸ مارچ - آج سر سہیل کو جانسنگی لو کو درکشا کے قریب جو ہوڑہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اللوہ وکٹوریہ کی ہڑتال کے سلسلہ میں فساد ہو گیا۔ پولیس گولی چلانے پر مجبور ہو گئی جس کی وجہ سے دو آدمی ہلاک اور پانچ زخمی ہوئے۔ اس فساد کی وجہ یہ تھی کہ ہڑتالیوں نے فساد مزدوروں کو ہڑتال میں شامل ہونے کی ترغیب دی۔ پولیس نے ان سے فٹنہ ہونے کو کہا۔ لیکن وہ پھر بڑھ آئے اور ہڑتال سے شہت باری شہت کر دی جہم کی تعداد تقریباً ۱۰۰ ہو گئی۔

نئی دہلی ۲۹ مارچ - ہندوستان ٹائمز لکھتا ہے کہ علیحدہ مسلم لیگ نیورسٹی کیس کی رپورٹ پر نیورسٹی کی عدالت ۲۱ مارچ کو حجت تمہیں کر گئی۔ ڈاکٹر ضیاء الدین پر دو ایس چانسلر نے استغفار اعلیٰ دیا ہے۔ یا کر ڈیکریٹ علاوہ انہی رپورٹ میں زبردست تبدیلیوں کی سفارش کی گئی ہے۔ جن میں یہ تبدیلی بھی شامل ہے کہ رپورٹین پر ویسٹ زیادہ مقرر کئے جائیں۔

بھئی ۲۶ مارچ - ناسک کے اچھوتوں کی طرف سے ایک رسالہ شائع کیا گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ سترھی کے وقت رسم کے مطابق مس لڑکوں کو بیچ کا ڈرگائے کا پیشاب دہی۔ دو دھ۔ گھی اور گوبر ملا کر پینے کے لئے کہا گیا۔ کیونکہ اس سے پڑنے خیالات کے ہندوؤں کے نزدیک آدمی پاکیزہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اس سنی پینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کے بغیر سنی جان نہیں ہو سکتی۔

## مالک غیر کی خبریں

پادری وینوری پر ایک فوجان نے چاروں سے قاتلانہ حملہ کیا۔ پادری کی گردن پر زخم آیا۔ لیکن وہ بچ گیا۔ حملہ کرنے والے کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ وہی پادری ہے کہ جس نے چور اور حکومت کے تعلقات خراب کرنے کے لئے موسومینی اور پوپ میں سمجھوتہ کر دیا تھا۔

پیرس ۲۰ مارچ گذشتہ ہفتہ میں بارہ ہزار سے زیادہ بدعاشوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ شہر کو شعور ہے ہی دنوں میں بدعاشوں سے پاک و صاف کر دیا جائیگا۔ لندن ۲۶ مارچ - مظاہرہ کے طور پر پرواز کرتے ہوئے مانچسٹر کی ایک خاتون ہوا بازس وینفرڈ براؤن ایک جہم سے ٹکرائی۔ ایک بچہ ہلاک ہو گیا اور بچے زخمی ہو گئے۔ پرواز اڑانے کا وقت تقریباً ۱۲ ہزار تماشائیوں نے مشاہدہ کیا۔

لندن ۲۶ مارچ - ایک عمامہ نظر ہے کہ افغانی ذریعہ خارجہ محمود طرزی صاحب پیرس میں میل تھے۔ کابل واپس جانا فیصلہ کر لیا ہے۔

شینوا ۲۶ مارچ - ملک جاوا کا کوہ کارا کنوا تین تریس ہیر شہل زن ہوا۔ اس آتش میں سمندر میں بھی نو مرتبہ مدجزر ہوا۔ ۲۷۔ مرتبہ زلزلہ آیا۔

لندن ۲۶ مارچ - لارڈ سٹیڈ نے آج کل ہندوستان میں دورہ کر رہے ہیں۔ آپ نے لندن کی مجوزہ مسجد کی تعمیر کے لئے ساٹھ ہزار پاؤنڈ جمع کر لئے ہیں۔ اس کام کے لئے کل ایک لاکھ پاؤنڈ کی ضرورت ہے۔